نمبر ١٢٢ | مورخہ ١٢ اپریل ١٩٣٢ء | یوم شنبہ | مطابق ٥ ذوالحجہ ١٣٥٠ھ | جلد ١٩

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندانِ نبوت میں بھی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

٩ اپریل مقامی لجنہ اماء اللہ کا ماہواری اجلاس بصدارت محترمہ میمونہ صاحبہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ رحمت النساء صاحبہ۔ سردار بیگم صاحبہ۔ امینہ بیگم صاحبہ اور عائشہ صاحبہ نے اپنے اپنے مضامین سنائے۔

١١ اپریل سے مدرسہ احمدیہ امتحانات کے بعد کھل گیا ہے۔ ہر دو مدرسوں میں اپنے بچوں کو داخل کرنے کے لئے احباب جلد توجہ فرمائیں۔

٧ اپریل قادیان میں ذوالحجہ کا چاند دیکھا گیا۔ اس کے مطابق ١٧ اپریل انشاء اللہ عید ہوگی۔

مظلومینِ علاقہ میرپور کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی

نمائندہ کشمیر کمیٹی کی ملاقات برٹش سول افسر سے

مظلومین علاقہ کھڑی ضلع میرپور کے متعلق سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مسٹر سالسبری سول برٹش افسر علاقہ میرپور کے ساتھ تین گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اس گفتگو کے متعلق جو کچھ معلوم ہو سکا۔ وہ درج ذیل ہے:-

شاہ صاحب موصوف نے میرپور کے ملزمان زیر حراست۔ اور گھر بار چھوڑ آنے والوں کی حالتِ زار کی طرف مسٹر سالسبری کو توجہ دلاتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ مقتضائے عدل و انصاف یہ ہے۔ کہ ان کو وکلاء کے ذریعہ سے مدافعت کا موقعہ دیا جائے۔ اور وکلاء بھی وہ ہوں جن پر ان لوگوں کو اعتماد ہو۔ نیز انہوں نے ان کی حالتِ زار کے متعلق صاحب موصوف کو توجہ دلائی۔ اور بتلایا۔ کہ پیشتر اس کے کہ ان لوگوں کی خانہ تلاشی ہوتی۔ مدعیوں کو اس بات کا ثبوت بہم پہونچانا چاہیے تھا۔ کہ جس مسروقہ مال کا وہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ وہ فی الواقعہ ان کے قبضے میں۔ یا ان کی ملکیت میں بھی تھا۔ اور اب جبکہ ایک کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اس اثناء میں اگر کوئی مال چوری بھی ہوا ہو۔ وہ گھروں میں کہاں رہ سکتا ہے۔

پولیس اور ملٹری کے کھلے بندوں گھروں پر حملہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہزاروں معصوم ان کے مظالم کا تختۂ مشق بن گئے ہیں۔ پولیس اور سپاہیوں نے نہ صرف ان کو لوٹا ہے۔ بلکہ مارپیٹ کے علاوہ

ان کی عورتوں کی بے حرمتی اور عصمت دری بھی کی ہے ÷

مسٹر سالسبری نے جیسا کہ اس کے بعد کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ اس بات کو نہایت سختی سے محسوس کیا ہے۔ اور انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وُہ اس کے متعلق فوراً تحقیقات کریں گے۔ اور ثابت ہونے پر عبرتناک سزائیں دی جائیں گی ÷

شاہ صاحب نے زور دیا۔ اور مسٹر سالسبری کو اقرار کرنا پڑا۔ کہ اگر وکلا رکی درخواستیں میرے پاس لائی گئیں۔ تو ان کی زبردست سفارش کروں گا۔ یہ کہا گیا کہ جن ملزموں کو پولیس نے چالان کر کے حوالات میں بند کیا ہوا ہے۔ اور ابھی تک ضمانت نہیں لی گئی۔ ان کو ضمانت پر رہا کیا جائے۔ تاکہ وُہ لوگ اپنی فصلیں کاٹ سکیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ سالسبری صاحب نے تمام ملزموں کو حاضر ضمانت پر رہائی کا حکم دے دیا ہے ÷

مظلوم عورتوں کے بیانات

۴۔ اپریل مسٹر سالسبری کے کہنے پر کہ جن عورتوں پر کسی قسم کا تشدد کیا گیا ہے۔ ان کے بیانات جانگہ کے مقام پر قلمبند کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں دس عورتوں کو بذریعہ لاری زیر سرکردگی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب و حافظ نور محمد صاحب میونسپل کمشنر و پریذیڈنٹ ریلیف کمیٹی جہلم و بابو عبد العزیز صاحب سکرٹری جانگہ پہونچایا گیا۔ دو بجے سے لے کر شام تک مسٹر سالسبری نے ہر سہ اصحاب کی موجودگی میں بیانات قلمبند کئے ÷

۵۔ اپریل۔ حافظ نور محمد صاحب میونسپل کمشنر و صدر ریلیف کمیٹی آج دس مظلوم عورتوں کو بذریعہ لاری جانگہ لے گئے۔ بیانات کے اختتام پر حافظ نور محمد صاحب نے نہایت دردناک الفاظ میں مسٹر سالسبری کے سامنے مظلوموں کی حالتِ زار کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ چونکہ میرے تعلقات ہنود سے بھی ایسے ہی ہیں جیسے کہ مسلمانوں کے ساتھ۔ اس لئے مجھے یقینی طور پر معلوم ہے۔ کہ ہنود کا اس قدر نقصان نہیں ہوا۔ جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے۔ اس لئے براہ مہربانی آپ ان مظلوموں کے حال پر رحم فرماتے ہوئے کوئی تسلی بخش اعلان صادر فرمائیں۔ تاکہ یہ لوگ پکی ہوئی فصلیں کاٹ کر آئندہ کیلئے معاش کا بندوبست کر سکیں۔ چنانچہ مسٹر سالسبری نے جلدی ہی ایک تسلی بخش اعلان بھیجنے کا وعدہ کیا ÷

قانونی امداد کا انتظام

۶۔ اپریل۔ آج تین بجے بعد دوپہر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پریذیڈنٹ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک تار مظلومین کو جمع کر کے سُنایا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ ریاست نے بیرونی وکلا ر کو مقدمات کی پیروی کی اجازت دے دی ہے۔ اور جو مبلغ ۲۲۔ روپیہ کی رقم ہر مقدمہ کے لئے ریاست وصول کرتی تھی۔ وُہ معاف ہو گئی ہے

جب شاہ صاحب تار سُنا چکے۔ تو لوگوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور چاروں طرف سے مبارکباد کی آوازیں بلند ہوئیں ÷

سالسبری صاحب کا بیان

۶۔ اپریل۔ آج حسب وعدہ مسٹر سالسبری نے ایک تحریری اطلاع ممبران ریلیف کمیٹی جہلم کے نام بھیجی۔ اور ۷ بجے شام سٹی مجسٹریٹ نے مظلومین کو پڑھ کر سنائی۔ اور تسلی دی۔ کہ اب اُن پر کوئی ناواجب سختی نہ کی جائے گی۔ ان لوگوں کو سب سے بڑی شکایت یہ تھی۔ کہ کھتری اور ساہوکار جس کو چاہتے ہیں۔ گرفتار کرا دیتے ہیں۔ اور جس کی چاہیں۔ تلاشی کرا دیتے ہیں ÷

اس کے متعلق مسٹر سالسبری نے اپنے حکم میں لکھا ہے۔ کہ تحصیل بھمبر اور تحصیل میرپور کے جن ۱۵۳۔ آدمیوں کو پولیس نے مشتبہ قرار دیا ہے۔ وُہ ۱۵۔ اپریل تک خود کو تھانہ میں حاضر ضمانت داخل کرا دیں۔ اس کے بعد مجسٹریٹ مناسب خیال کرے گا۔ تو وارنٹ گرفتاری جاری کر دے گا۔ اور اُن پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس طرح جو تکلیف محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ پولیس تشدد سے اقبال جرم کراتی ہے۔ وُہ دُور ہو جائے گی ÷

دوسری شکایت مسلمانوں کی قانونی امداد کی تھی۔ اس کے متعلق مسٹر سالسبری نے تحریر کیا ہے۔ کہ وکلا کی درخواستیں میرے پاس آجائیں۔ میں ان کی سفارش کر کے حکومت بھیجدوں گا ÷

تیسری شکایت یہ بیان کی جاتی تھی۔ کہ بعض مقامات پر پولیس نے عورتوں کے ساتھ خلاف انسانیت افعال کا ارتکاب کیا ہے اس کے متعلق سالسبری صاحب نے تحریر کیا ہے۔ کہ پوری تحقیقات کی جائیگی۔ اور ثابت ہونے پر عبرتناک سزائیں دی جائیں گی ÷

مظلومین کی واپسی

مورخہ ۷۔ اپریل۔ مسٹر سالسبری کے کل والے اعلان سے عام طور پر اطمینان پیدا ہو گیا تھا۔ حافظ نور محمد صاحب نے لوگوں کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔ کہ جو کچھ مسٹر سالسبری نے وعدہ کیا ہے امید ہے۔ کہ اس سے تمہارا اطمینان ہو جائے گا۔ اس لئے آپ لوگ نہایت اطمینان اور سکون سے جا کر اپنی فصلیں کاٹیں۔ انشاء اللہ اب کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی ÷

حافظ صاحب کے اس اعلان کے بعد مظلومین نے واپس ہونا شروع کر دیا۔ تمام عورتوں اور بچوں کو ریلیف کمیٹی نے لاریوں کے ذریعہ سے واپس پہونچایا۔ شام تک تمام لوگ واپس چلے گئے ÷

مسلم ریلیف کمیٹی جہلم زندہ باد

مسلمانان جہلم نے مظلومین کی جو بے لوث خدمات سرانجام دی ہیں۔ وُہ کبھی بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔ شہر کے ہر مسلم مرد و عورت نے مظلوموں کے ساتھ ہر قسم کی امداد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مسلم ریلیف کمیٹی کی ان انتھک خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانان ہند کبھی ان کے شکریہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ حافظ نور محمد صاحب میونسپل کمشنر و صدر مسلم ریلیف کمیٹی و خزانچی و امام جامع مسجد کی ذات سے مظلومین کو جو فائدہ پہونچا ہے۔ اور جس اخلاص و ایثار اور محبت و ہمدردی کا انہوں نے اس موقعہ پر عملی ثبوت دیا ہے۔ ہم اس کے لئے تہ دل سے شکرگزار ہیں ÷

اسی طرح بابو عبد العزیز صاحب سکرٹری و بابو عطا محمد صاحب ایڈیٹر پریذیڈنٹ و چودھری محمد عظیم صاحب ٹھیکیدار گڈز۔ میاں جان احمد صاحب منتظم لنگر خانہ و بابو سعادت خاں۔ محمد حسین و نظیر احمد و مولوی عبد الغنی مہر فضل احمد میونسپل کمشنر۔ ماسٹر رحیم بخش۔ میاں عمر بخش ممبران مسلم ریلیف کمیٹی۔ میاں سلطان محمد گھڑی ساز۔ شیخ خلیل الرحمٰن۔ عبد الحکیم صاحبان خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اپنے ہر قسم کے آرام کو فراموش کرتے ہوئے اپنی خدمات کو مظلوموں کے لئے وقف کر دیا۔

"الفضل" بھی راولپنڈی سے بیرنگ آ رہا ہے

ہمعصر روزنامہ "انقلاب" نے شکایت کی ہے۔ کہ راولپنڈی سے ان کا اخبار بیرنگ ہو کر واپس آ رہا ہے۔ بحالیکہ ہم نے ڈاک کے کسی رول کی خلاف ورزی نہیں کی۔ "الفضل" کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ اور تو تمام مقامات پر "الفضل" برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔ مگر وہی "الفضل" راولپنڈی کے ڈاکخانہ میں بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ ہم نے صاحب ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات کا نیا سرکلر بھی بامعان نظر پڑھا لیکن نہیں سمجھ سکے۔ کہ کیوں بیرنگ کیا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ جڑانوالہ میں ایسے ہی ہم کے ایک سب پوسٹ ماسٹر آ گئے تھے۔ ان سے یہ وجہ معلوم ہوئی تھی۔ کہ چٹ اخبار کے اوپر لگا دی جاتی ہے۔ اور وُہ کھل نہیں سکتا۔ حالانکہ تمام ہندوستان کے اخبارات بغیر ریپر کے اسی طرح پیک کئے جاتے ہیں۔ دونوں طرف سے کھلے ہوتے ہیں۔ اور اوپر چٹ لگا دی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں جن الفاظ و عبارات کے معانی میں اختلاف ہو۔ ان کی بنا پر کسی سب پوسٹ ماسٹر کو بغیر وارننگ کے اخبار بیرنگ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس طرح پر کئی خریداروں کو اخبار نہ پہونچنے سے اخبارات کو جو نقصان ہوتا ہے۔ وُہ بہت زیادہ ہے۔ اور ہمیں افسوس ہے۔ کہ یہ ہندو ذہنیت مسلمان اخباروں کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتی۔ صاحب پوسٹماسٹر جنرل کو اس معاملہ کی طرف پوری فوری توجہ دینی چاہیئے۔ (مینیجر)

مصباح کے وی۔ پی

تین چار مرتبہ "مصباح" کے ذریعہ مصباح کے خریداروں سے عرض کر چکا ہوں کہ اپنے اپنے ذمہ کا بقایا اور ۱۹۳۲ء کا چندہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا دستی ادا کر دیں۔ تا وی۔ پی کا مزید خرچ نہ دینا پڑے۔ ۴۔ ماہ کے انتظار کے بعد

263

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

اچھوت نہ ہندو ہیں نہ ہندوؤں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں

اچھوتوں کو علیحدہ حق نیابت ملنا چاہیئے

مشترکہ نیابت کے حامی اچھوت

فرنچائز کمیٹی کی شہادتوں کے سلسلہ میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے وہ لوگ جو جداگانہ نیابت کی بجائے ہندوؤں کے ساتھ مشترکہ نیابت کے حق میں ہیں وہ یا تو آریوں کے باقاعدہ تنخواہ دار ملازم ہیں۔ اور ان کی طرف سے اچھوتوں کو سبز باغ دکھانے کے لئے مقرر ہیں۔ یا ایسے ہیں۔ جو ذاتی اغراض و مقاصد پر اپنی قوم کے مفاد کو قربان کر دینے کے لئے تیار کر لئے گئے ہیں۔ اس صورت میں انہوں نے جو کچھ کہا۔ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ بلکہ آریوں نے جو کچھ چاہا۔ ان سے کہلا لیا۔

راجہ مونجے معاہدہ

اس کے ساتھ ہی راجہ مونجے معاہدہ کی حقیقت بھی بالکل واضح ہو گئی اور ثابت ہو گیا۔ کہ جس معاہدہ کے متعلق ہندوؤں کی طرف سے اس قدر شور مچایا جا رہا تھا۔ اور جسے اتنی اہمیت دی جا رہی تھی۔ وہ محض دھوکہ کی ٹٹی تھی۔ ورنہ مسٹر راجہ کو اچھوت اقوام میں قطعاً ایسی پوزیشن حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ ان کی طرف سے ان کی منشا کے خلاف کوئی معاہدہ کر سکیں۔ ڈاکٹر امبیدکر اپنے ایک تازہ بیان میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ آل انڈیا ڈیپرسیڈ کلاسز ایسوسی ایشن جس کا صدر مسٹر راجا اپنے آپ کو قرار دیتے ہیں ہرگز کوئی خارجی وجود رکھنے والی انجمن نہیں ہے۔ بلکہ محض ایک کاغذی نام ہے۔ چند ایک نام نہاد عہدہ داروں کے سوا اس انجمن کا کوئی وجود نہیں ــــ۔ اور لطف یہ کہ مسٹر راجا نے ہندو مہا سبھا کے ساتھ معاہدہ کرتے وقت اس کاغذی انجمن سے بھی کسی قسم کا استصواب نہیں کیا۔

اس ایسوسی ایشن کا جو جلسہ دہلی میں منعقد ہوا تھا۔ اس کے متعلق خود مسٹر راجہ کا بیان موجود ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور کثرت آرا سے دو نمائندہ اجلاس کے لئے ملتوی ہو گئی۔ جو آج تک منعقد نہیں ہو سکا۔

اچھوتوں کے مظاہرے اور قراردادیں

اسی سلسلہ میں اچھوت اقوام کے لوگوں نے فرنچائز کمیٹی کے لاہور پہونچنے پر جو مظاہرے کئے۔ پے درپے جلسے منعقد کر کے ان میں جو قراردادیں پاس کیں۔ ان کے سرکردہ اور نمائندہ اصحاب نے جو عرصہ سے اپنی قوم کی پوری سرگرمی کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں جو بیانات اخبارات میں شائع کرائے۔ ان سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ اچھوت اقوام قطعاً ہندوؤں کے ساتھ مشترکہ نیابت کی خواہشمند نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے لئے علیحدہ نیابت کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

آریوں کا اعتراف

اچھوت اقوام نے ہندوؤں سے اپنی علیحدگی۔ اور الگ نیابت کا مطالبہ اس زور اور ایسی عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کہ دیانند دلت ادھار اور اچھوت ادھار وغیرہ آریہ سماجی سوسائیٹیاں جو اچھوتوں کے نام پر قائم کی گئیں۔ اور جا بجا جلسوں میں چند دام افتادہ اچھوتوں کو لالچ دے کر مشترکہ نیابت کے حق میں قراردادیں منظور کرا کر گورنمنٹ اور اچھوتوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ان پر بھی واضح ہو گیا ہے۔ کہ اچھوت ان کے پھندے میں پھنسنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اس کا اقرار بادل ناخواستہ خود آریہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ "آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا ارگن" "آریہ گزٹ" (۹- اپریل) لکھتا ہے:-

"آج ادھرمی برملا یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ ہندو نہیں ہیں۔ اور نہ ہندوؤں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں نے صدیوں تک ہمیں دبائے رکھا۔ اب ہم دب کر نہیں رہیں گے"

یہ ان لوگوں کا بیان ہے۔ جو مختلف طریقوں سے کل تک یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ اچھوت اقوام ہندو ہیں۔ اور وہ ہندوؤں کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا تھا۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر یا ایک آدھ اور شخص جو علیحدہ نیابت کے حامی ہیں۔ ان کی اچھوت اقوام میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور اچھوت اقوام قطعاً ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ لیکن آج وہ خود تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ اچھوت برملا کہہ رہے ہیں۔ نہ تو وہ ہندو ہیں اور نہ ہندوؤں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔

اچھوت ہندوؤں کے ساتھ کیوں رہیں

در اصل اچھوت ہندوؤں کے ساتھ رہیں بھی کیوں۔ کیا صدیوں ان کے ساتھ رہ کر نہیں۔ بلکہ ان کی غلامی اور ذلت آفرین و انسانیت کش غلامی میں رہ کر انہوں نے دیکھ نہیں لیا۔ کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ کس طرح ان کے جذبات و احساسات کو کچلا گیا اور کس طرح ان کی امنگوں اور خواہشوں کو ملیامیٹ کیا گیا۔

موجودہ سلوک

پھر گذشتہ واقعات کو جانے دو۔ اس وقت بھی جبکہ ہندوؤں کی طرف سے اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملائے رکھنے کی ہر جائز و ناجائز کوشش کی جا رہی ہے۔ جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ وہ بالکل عیاں ہے سوائے زبانی جمع خرچ کے عملی طور پر ایک انچ بھی تو ہندو اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔ کیا اچھوتوں کو اپنا گوشت پوست اور ہندو جاتی کے نیچے بتانے والے کوئی ایک بھی اس قسم کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے اچھوتوں کے ہاتھ کی کوئی چیز کھا پی لی ہو۔ ان کو اپنی مذہبی مجالس میں شریک کیا ہو۔ انہیں اپنی عبادت گاہوں میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہو۔ ان کے ساتھ رشتہ ناطہ کے تعلقات پیدا کر لئے ہوں۔ اگر نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔ تو زبانی بھائی بھائی کہنے سے اچھوت نہ ہندوؤں کے بھائی بن سکتے ہیں۔ اور نہ اس طرح انہیں کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ پھر وہ کیوں ہندو کہلائیں۔ کیوں ہندوؤں کے ساتھ رہیں۔ اور کیوں اس وقت جبکہ ان کے لئے اپنی حالت کے سدھارنے اور ترقی کرنے کا موقعہ پیدا ہو رہا ہے ہندوؤں سے علیحدگی کا اعلان نہ کریں۔

ہندوؤں کی نمائشی ہمدردی

اچھوت اقوام سے ہندوؤں کی ہمدردی اور بھائی بندی کے دعووں پر نظر کرتے ہوئے جو صرف اس وقت کی مخلوق ہیں جب سے اچھوتوں کے لئے علیحدہ حقوق حاصل کرنے کا امکان پیدا ہوا ہے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ بھی محض خود غرضی اور دفع الوقتی پر مبنی ہیں جب ہندوؤں نے محسوس کیا۔ کہ اچھوت اب ان کے قبضہ سے نکلے جا رہے ہیں۔ اور اس وقت تک ان کو اپنی تعداد میں شمار کرا کر جو فوائد انہیں حاصل تھے۔ ان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ تو وہ اچھوتوں کے سب سے بڑے ہمدرد اور سب سے بڑے خیر خواہ بن گئے۔ لیکن کون خیال کر سکتا ہے۔ کہ ان ہندوؤں کی جو صدیوں سے اچھوت اقوام کے ساتھ بدترین برتاؤ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ایک دن میں کایا پلٹ گئی۔ اور ان کے دلوں میں نفرت و حقارت کی جگہ محبت اور خیر خواہی نے لے لی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے دلوں میں اب بھی اچھوتوں کے متعلق ویسی ہی نفرت موجود ہے۔ جیسی پہلے تھی۔ اور جب تک وُہ اپنے آپ کو ہندو کہتے۔ اور اپنے آپ کو ہندو دھرم کی طرف منسُوب کرتے ہیں۔ اس وقت تک ان کے دلوں سے یہ نفرت نہیں نکل سکتی۔ اور وُہ اپنے پہلے برتاؤ میں ایک ذرہ بھی تغیر نہیں کر سکتے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ خود ہندو کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ دہلی کا اخبار "سوراجیہ" (۳-اپریل) لکھتا ہے:۔

"اچھوتوں کے نام سے ہمارے نام نہاد دلت اودھاری یا اچھوت اودھاری دوست جو شرمناک چالیں چل رہے ہیں ان سے ناظرین سوراجیہ گاہے بگاہے آگاہی حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور ہم بارہا ان حضرات سے کہہ چکے ہیں۔ کہ پرانی ضرب المثل کے مصداق جو ماں سے زیادہ پیار کرے۔ وُہ سوائے ڈائن کے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اگر وُہ اچھوتوں سے اس سے زیادہ ہمدردی کرتے ہیں۔ جتنی کہ دھرم انوسار کی جانی چاہیئے۔ تو وہ ان کے دوست نہیں۔ دشمن ہیں"۔

"دھرم انوسار" ہمدردی وُہی ہے۔ جو شروع سے اس وقت تک اچھوتوں کے ساتھ کی جا رہی ہے۔ اس سے زیادہ کا اگر ہندُو آئندہ کے لئے وعدہ کرتے ہیں۔ تو یا تو انہیں ہندُو دھرم کے احکام کو پس پشت ڈالنا پڑے گا۔ یا اس زبانی وعدہ کے پورے ہونے کی کبھی نوبت ہی نہ آئیگی۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ زبانی وعدہ کے مقابلہ میں ہندُو دھرم کو بہر حال مقدم رکھا جائے گا۔

پس یہ قطعاً توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ ہندو اس وقت جس ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور جو وعدے دے رہے ہیں اپنا مطلب نکل آنے کے بعد ان کا عشر عشیر بھی پورا کر سکیں۔ ان حالات میں یہی ہونا چاہیئے۔ اور خوشی کی بات ہے۔ یہی ہو رہا ہے کہ اچھوت ہر لحاظ سے ہندُوؤں سے اپنی علٰحدگی کا اعلان کر رہے اور اپنے لئے علٰحدہ حقوق طلب کر رہے ہیں۔

اچھوت کیا چاہتے ہیں

اگرچہ یہ بالکل واضح بات ہے۔ کہ اچھوت ہندُوؤں سے کلیتہً علیحدگی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو آریوں کی قائم کردہ دلت اودھار سبھاؤں میں ملازم ہیں۔ یا کسی نہ کسی رنگ میں ان سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ سب لوگ یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ وُہ کسی صورت میں بھی ہندُوؤں کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لیکن باوجود اس کے پنجاب فرنچائز کمیٹی نے اپنی تجاویز میں اچھوت اقوام کی نیابت کے متعلق کوئی فیصلہ کُن صورت پیش کرنے کی بجائے صرف یہ لکھا ہے۔ کہ اس امر کا فیصلہ خود اچھوت کریں۔ وُہ چاہیں۔ تو ہندُوؤں کے ساتھ رہیں۔ چاہیں۔ تو الگ ہو جائیں۔ اب جبکہ خود ہندو یہ تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ اچھوتوں کو اپنے ساتھ رکھنے کے متعلق ان کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور اچھوت برملا کہہ رہے ہیں۔ کہ نہ وُہ ہندُو ہیں۔ اور نہ ہندُوؤں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ انہیں ہندُوؤں سے الگ نہ کر دیا جائے اور بصورت دیگر انہیں ہندُوؤں کی غلامی میں رہنے پر مجبور کیا جائے۔

عربی فارسی امتحانات اور پنجاب یونیورسٹی

نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنجاب یونی ورسٹی کا رویہ عربی اور فارسی کے امتحانات کے متعلق روز بروز نہایت تکلیف دہ اور نقصان رساں صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ پنجاب یونی ورسٹی بجائے اس کے کہ ان زبانوں کے امیدواروں کے لئے مزید سہولتیں بہم پہنچائے۔ ان کی تکالیف میں مزید اضافہ کر رہی ہے۔ چنانچہ اس سال عربی اور فارسی کے امتحانات کے روزانہ دو دو پرچے دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حالانکہ قبل ازیں روزانہ صرف ایک پرچہ دیا جاتا تھا۔

چونکہ یہ امتحانات ماہ مئی میں ہونگے۔ جبکہ کافی گرمی ہوتی ہے۔ اس لئے امیدواروں کے لئے ایک دن میں دو پرچے لکھنے بہت مشکل ہونگے۔ علاوہ ازیں مضامین کو دوہرانے کا وقت قطعاً نہیں مل سکے گا۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ پرچہ لکھنے کا بڑی حد تک دارومدار اسی دن کے دوہرانے پر ہوتا ہے۔

روزانہ دو دو پرچے رکھنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ۹-۱۰-۱۱ مئی کے بعد چونکہ دو تین دن محرم کی رخصتیں ہیں۔ اس لئے ان تین ہی دنوں میں چھ پرچوں کا امتحان ختم ہو جانا چاہیئے۔ اول تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ کہ ایک ایک پرچہ روزانہ کے حساب سے تین پرچے چھٹیوں سے پہلے اور تین بعد میں ہو جائیں۔ لیکن اگر امیدواروں کو کچھ وقفہ ملنا یونی ورسٹی کے لئے ناگوار ہو۔ حالانکہ اسی سال انٹرنس کے امیدواروں کو تاریخ و جغرافیہ جیسے پرچوں کے لئے دو دن کا وقفہ دے چکی ہے۔ تو کیوں نہ محرم کی چھٹیوں کے بعد امتحان کی تاریخیں مقرر کی جائیں۔ تاکہ امیدواروں کو سابقہ طریق عمل میں تغیر ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہ ملے۔

علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ فارسی اور عربی امتحانات ایک ہی تاریخ سے شروع نہ ہوں۔ بلکہ انہیں مقدم و مؤخر کیا جائے۔ تاکہ جو امیدوار دونوں امتحانات میں شریک ہونا چاہیں۔ وُہ ایک سے فارغ ہو کر دوسرے میں شامل ہو سکیں۔

پس پنجاب یونیورسٹی کو ان نہایت ضروری امور کی طرف فوراً متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور السنہ شرقیہ کے امیدواروں کے متعلق کوئی ایسا طریق عمل اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جس سے انہیں جائز شکایت پیدا ہو۔ اور جو انہیں سخت نقصان پہونچانے والا ہو۔

حضرت کرشن کے متعلق ایک دل آزار فقرہ

ہمارے ایک نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ میڈن فلم کمپنی کلکتہ کی ایک فلم جو "بلوا منگل" کے نام سے دکھائی جاتی ہے۔ اس میں ایک موقعہ پر جب "چنتا منی" زاہد بن جاتی ہے۔ تو ایک چھوٹے لڑکے سے اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر پوچھتی ہے۔ تجھ میں یہ خوبصورتی کہاں سے آئی۔ اس کے جواب میں لڑکا کہتا ہے۔ "میں کرشن کا ہمسایہ ہوں۔ وُہ کرشن جو گئوں کو جنگل میں چرانے کے لئے لے جاتا ہے۔ اور جو مکھن چُرا چُرا کر اپنے ساتھیوں کو کھلاتا ہے"۔

اس لڑکے کا جواب بے شک ان روایات کے مطابق ہے جو ہندُوؤں میں حضرت کرشن کے متعلق مشہور ہیں۔ لیکن حضرت کرشن کی شان کے قطعاً خلاف ہے۔ اور ان مسلمانوں کے لئے جو حضرت کرشن کو خدا تعالےٰ کا فرستادہ اور اپنے زمانہ کا مصلح یقین کرتے ہیں سخت تکلیف دہ اور دل آزار۔ کمپنی مذکور کو چاہیئے۔ کہ مسلمانوں اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے جذبات اور احساسات کے احترام میں یہ فقرہ اڑا دے۔

سرحد میں عیسائیت کی تبلیغ

صُوبہ سرحد میں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ اور مسلمان بھی وُہ جنہیں مذہب کے بارے میں بہت غیور اور پرجوش سمجھا جاتا ہے لیکن معاصر "نوجوان افغان" کے بیان کے مطابق سرحدی مسلمان عیسائیت کے حلقہ بگوش ہوتے جا رہے ہیں۔ اور خاص کر ضلع ہزارہ کے مسلمان مردوں اور عورتوں کا ایک کثیر گلہ مسیحی مشن کی نذر ہو چکا ہے مسیحی مشن کا مرکز ہری پور میں ہے۔ اور مسیحیوں کی طرف سے ہر وُہ طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ جو حاجت مند مفلوک الحال۔ اور مقدمات میں گرفتار مسلمانوں کو ان کا رہین منت بنا سکے۔ چونکہ یہ اور اسی طرح کی دوسری احتیاجوں میں مسلمان بُری طرح مبتلا ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اسلام کی حقیقی تعلیم اور صحیح واقفیت سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے وُہ بآسانی عیسائیوں کے قبضہ میں آ جاتے ہیں۔

خواہ ان لوگوں کے عیسائی ہونے کی وجوہات کچھ ہی ہوں لیکن ان کا ارتداد مسلمانوں کے لئے نہایت ہی قابل رنج و افسوس ہے۔ اور اگر ابھی سے اس کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو سخت نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے۔ مقامی اسباب ارتداد کا ازالہ کرنا تو مقامی صاحب اثر و رسوخ اصحاب کا کام ہے۔ لیکن عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت اور فضیلت ثابت کرنے اور اسلام کی بے مثل خوبیاں پیش کرنے کے لئے ہماری جماعت کے مبلغ ہر وقت تیار ہیں۔ سرحدی مسلمان جہاں موقعہ دیکھیں سمجھیں۔ فوراً اطلاع دے کر اس کے متعلق قابل لیکچرار منگوا سکتے ہیں۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شاندار علم کلام

(۳)

کسر صلیب کا ظہور

مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد میں سے

ایک عظیم الشان مقصد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یکسر الصلیب کے الفاظ میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود دلائل و براہین کے ذریعہ صلیبی مذہب کو پاش پاش کر دیگا۔

غلطی سے عام مسلمانوں نے اس کا یہ مفہوم سمجھ رکھا تھا۔ کہ مسیح موعود لکڑی یا دھات کی صلیبوں کو توڑتا پھریگا۔ حالانکہ ان صلیبوں کے توڑنے سے حقیقتاً کوئی فائدہ معرض ظہور میں نہیں آسکتا۔ فائدہ اسی صورت میں متحقق ہو سکتا ہے۔ جب ان عقائد کا قلع قمع کیا جائے۔ جن پر صلیبی مذہب کی شان و شوکت کا مدار ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کیطرف توجہ دلاتے ہوئے انکی اس غلط فہمی کا ازالہ اس طرح کیا

صلیب توڑنے کا صحیح مفہوم

فرمایا "صلیب کا زور دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور ہر جگہ اسکی چھاؤنیاں قائم ہوتی جاتی ہیں۔ مختلف مشن قائم ہو کر دور دراز ملکوں اور اقطاع عالم میں پھیلتے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر اور کوئی بھی ثبوت اور دلیل نہ ہوتی۔ تب بھی طبعی طور پر ہم کو ماننا پڑتا۔ کہ اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ جو اس فساد کی آگ کو بجھاتے مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نے ہم کو صرف ضروریات محسوسہ مشہودہ تک ہی نہیں رکھا۔ بلکہ اپنے رسول کی عظمت و عزت کے اظہار کے لئے بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے اس وقت کے لئے مقرر رکھی ہوئی ہیں۔ جن سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ اس وقت ایک آنے والا مرد ہے۔ اور اس کا نام مسیح موعود اور اس کا کام کسر الصلیب ہے"۔

اب اس ترتیب کے ساتھ ہر ایک سلیم الفطرت کو اتنا تو ماننا پڑیگا کہ بجز اس تسلیم کے چارہ نہیں۔ کہ کوئی مرد آسمانی آوے۔ اور اس کا کام اس وقت کسر صلیب ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن غور طلب امر ہے۔ کہ جو فرمایا گیا ہے۔ کہ کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہوگا۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا وہ لکڑی کی صلیب کو توڑیگا۔ اور اس سے فائدہ کیا ہوگا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر لکڑی کی صلیب کو توڑتا پھریگا۔ تو یہ کوئی عظیم الشان کام نہیں۔ اور نہ اس کا کوئی معتدبہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر وہ لکڑی کی صلیب کو توڑ دیگا۔ تو اس کی بجائے سونے چاندی اور دھاتوں کی صلیبیں بنا لیں گے۔ اور اس سے کیا نقصان ہوا۔ او پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور یزید اور صلاح الدین نے بہت سی صلیبیں توڑیں تو کیا وہ اس اس سے مسیح موعود بن گئے۔ نہیں ہرگز نہیں"

صلیبی مذہب کا ابطال

اس غلط فہمی کے ازالہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسر صلیب کا صحیح مفہوم پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

"توجہ سے سننا چاہیئے۔ کہ مسیح موعود کی بعثت کا وقت غلبہ عیسائیت صلیب کیوقت ٹھہرایا گیا ہے۔ اور وہ صلیب کے توڑنے کے لئے آئیگا اب مطلب صاف ہے۔ کہ مسیح موعود کی آمد کی غرض عیسوی دین کا ابطال کلی ہوگا۔ اور وہ حجت و براہین کے ساتھ جن کو آسمانی تائیدات اور خوارق اور بھی قوی کر دیں گے۔ صلیب پرستی کے مذہب کو باطل کر کے دکھادیگا۔ اور اس کا باطل ہونا دنیا پر روشن ہو جائے گا۔ اور لاکھوں روحیں اعتراف کرلینگی۔ کہ فی الحقیقت عیسائی دین انسان کے لئے رحمت کا باعث نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہماری ساری توجہ اس صلیب کی طرف لگی ہوئی ہے۔ صلیب کی شکست میں کیا کوئی کسر باقی ہے؟ موت مسیح کے مسئلہ نے ہی صلیب کو پاش پاش کر دیا ہے۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ مسیح صلیب پر مرا ہی نہیں۔ بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے کشمیر میں آکر مرا۔ تو کوئی عقلمند ہمیں بتائے۔ کہ اس سے صلیب کا کیا رہتا ہے۔ اگر تعصب اور ضد نے بالکل ہی انسان کے دل کو تاریک اور اس کی عقل کو ناقابل فیصلہ نہ بنا دیا ہو۔ تو ایک عیسائی کو بھی یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ اس مسئلہ سے عیسائی دین کا سارا تاروپود ادھڑ جاتا ہے"۔ (تبلیغ حق ص۱۶۱ تا ۱۶۲)

وفات مسیحؑ

کسر صلیب کے اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی بعثت سے پہلے یہ حالت تھی۔ کہ پادریوں کے متعدد گروہ بھولے بھالے مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے کے لئے کئی رنگ اختیار کرتے۔ مثلاً وہ کہتے ہو حضرت مسیح کو آپ لوگ بھی آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ مگر تمہارے رسول مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح افضل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں وفات مسیح کا مسئلہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ پیش فرمایا۔

معجزات مسیحؑ

پھر عیسائی کہتے۔ کہ مسیح ناصری نے مردے زندہ کئے اور پرندے پیدا کئے۔ رسول عربی نے کیا پیدا کیا۔ مسلمان اس کا جواب نہ دے سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں روحانی احیاء کا مسئلہ بیان فرمایا۔ اور بتایا۔ کہ صفت خلق سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"واضح رہے۔ کہ اس زمانہ کے بعض موحدین کا یہ اعتقاد کہ پرندوں کے نوع میں سے کچھ تو خدا تعالیٰ کی مخلوق اور کچھ حضرت عیسیٰ کی مخلوق ہے۔ سراسر فاسد اور مشرکانہ خیال ہے۔ اور ایسا خیال رکھنے والا بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور یہ عذر کہ ہم حضرت عیسیٰ کو خدا تو نہیں مانتے۔ بلکہ یہ مانتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے بعض اپنی خدائی کی صفتیں ان کو عطا کر دی تھیں۔ نہایت مکروہ اور باطل عذر ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالےٰ اپنے اذن اور ارادہ سے اپنی خدائی کی صفتیں بندوں کو دے سکتا ہے۔ تو بلاشبہ وہ اپنی ساری صفتیں خدائی کی ایک بندہ کو دیکر پورا خدا بنا سکتا ہے۔ پس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل مذاہب سچے ٹھہر جائیں گے۔ کیونکہ اگر خدا تعالےٰ کسی بشر کو اپنے اذن اور ارادہ سے خالقیت کی صفت عطا کر سکتا ہے۔ تو پھر وہ اسی طرح کسی کو اذن اور ارادہ سے اپنی طرح عالم الغیب بھی بنا سکتا ہے۔ اور اس کو ایسی قوت بخش سکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کیطرح ہر جگہ حاضر و ناظر ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر خدائی کی صفتیں بھی بندوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں تو پھر خدا تعالےٰ کا وحدہٗ لا شریک ہونا باطل ہے۔ جسقدر دنیا میں مخلوق پرست ہیں۔ وہ بھی تو یہ نہیں کہتے کہ ہمارے معبود خدا ہیں۔ بلکہ ان موحدوں کی طرح ان کا بھی درحقیقت یہی قول ہے۔ کہ ہمارے معبودوں کو خدا تعالےٰ نے خدائی کی طاقتیں دے رکھی ہیں۔ رب اعلیٰ و برتر خدا تو وہی ہے۔ اور یہ صرف چھوٹے چھوٹے خدا ہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص۲۹۷)

پھر فرماتے ہیں:-

"اگر یہ کہا جائے۔ کہ کیوں بطور معجزہ جائز نہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اذن اور ارادہ الٰہی سے حقیقت میں پرندے بنا لیتے ہوں۔ اور وہ پرندے ان کی اعجازی پھونک سے پرواز کر جاتے ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے اذن اور ارادہ سے کسی شخص کو موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں بناتا۔ ××× ××× معجزہ کی حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک امر خارق عادت یا ایک امر خیال اور گمان سے باہر اور امید سے بڑھ کر اپنے رسول کی عزت و صداقت ظاہر کرنے کے لئے اور اس کے مخالفین کے عجز اور مغلوبیت جتلانے کی غرض سے اپنے ارادہ خاص سے یا اس رسول کی دعا اور درخواست سے آپ ظاہر فرماتا ہے۔ مگر ایسے طور سے جو اس کی صفات وحدانیت و تقدس و کمال کے منافی و مغائر نہ ہو۔ اور کسی دوسرے کی وکالت یا کارسازی کا اس میں کچھ دخل نہ ہو۔

اب ہر ایک دانشمند سوچ سکتا ہے۔ کہ یہ صورت ہرگز معجزہ کی صورت نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ دائمی طور پر ایک شخص کو اجازت اور

اذن دیدے۔ کہ تو مٹی کے پرندے بنا کر پھونک مارا کر وہ حقیقت میں جانور بن جایا کریں گے۔ اور ان میں گوشت اور ہڈی اور خون اور تمام اعضاء جانوروں کے بن جائیں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ پرندوں کے بنانے میں اپنی خالقیت کا کسی کو وکیل ٹھہرا سکتا ہے تو تمام امور خالقیت میں وکالت نامہ کا عہدہ بھی کسی کو دے سکتا ہے۔ اس صورت میں خدا تعالیٰ کی صفات میں شریک ہونا جائز ہوگا گو اس کے حکم اور اذن سے ہی سہی۔ اور نیز ایسے خالقوں کے سامنے اور فتشابہ الخلق کی مجبوری سے خالق حقیقی کی معرفت مشتبہ ہو جائیگی۔ غرض یہ اعجاز کی صورت نہیں۔ یہ تو خدائی کا حصہ دار بنانا ہے۔" (ازالہ اوہام جلد اول ص۳۱۶)

یسوع مسیح صلیب سے زندہ اترے

پھر عیسائیت کا بنیادی مسئلہ یہ تھا۔ کہ یسوع مسیح ان کے گناہوں کا کفارہ ہوئے اور صلیب پر وفات پا گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید سے تاریخ سے حتیٰ کہ انجیلی بیانات سے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ گویا کفارہ اور خون مسیح جو عیسائیت کی بنیاد ہے۔ اسے ایک ہی حملہ میں توڑ کر رکھ دیا۔ اور اس طرح عیسائیت کا عظیم الشان قصر پیوند خاک ہو گیا۔

اس میں شبہ نہیں۔ عیسائیت اب بھی موجود ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسر صلیب کا مقصد پورا نہیں کر سکے۔ کیونکہ آپ کا مقصد صلیبی عقائد کا ابطال تھا اور وہ جس خوبی اور عمدگی سے آپ نے کیا۔ آج دوست دشمن اس پر شاہد ہیں۔ اور وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ عیسائیت کے مقابلہ میں آپ ہمیشہ ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح کام کرتے رہے۔

برہمو سماجیوں کا رد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آریت اور عیسائیت کے ساتھ ہی برہمو سماجیوں کی طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ یہ لوگ وحی والہام کے منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ عقل ہی انسانی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد دلائل و براہین سے ان کے اس خیال خام کی تردید فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا میں کوئی کام محض عقل سے نہیں چلتا۔ بلکہ ہر ایک کام میں ایک علم کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ پس یہ کہنا کہ عقل ہی انسانی رہنمائی کے لئے کافی ہے غلط ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ نظام قدرت کو دیکھو۔ آنکھ کا کام دیکھنا ہے مگر سورج کی روشنی کے بغیر وہ کسی کام کی نہیں۔ اسی طرح کان سننے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ لیکن اگر ہوا نہ ہو۔ تو یہ بھی اپنا کام نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ کنوئیں بھی اس وقت تک پانی نہیں دیتے جب تک آسمان سے بارش نہ اترے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھایا۔ کہ عقل کے لئے بھی ایک معاون کی ضرورت ہے۔ اور وہ معاون وحی الٰہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا۔ کہ مذہب اللہ تعالیٰ کے پانے کا رستہ ہے اب اگر خود اللہ تعالیٰ ہی ہماری رہنمائی نہ فرمائے۔ تو ہم کس طرح اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی مشہود بالعین چیز تو ہے نہیں۔ کہ اسے پکڑا جا سکے۔ یا اس کا راستہ دنیاوی سڑکوں کی طرح تو نہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے بھی ہماری راہنمائی فرمائے۔ اور بتائے۔ کہ اس سے ملنے کا کیا طریق ہے یہی راہنمائی وحی الٰہی کے نام سے موسوم ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ عقل زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق یہ فیصلہ دے سکتی ہے کہ کوئی نہ کوئی اس کارخانہ عالم کا چلانے والا ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ کہ وہ فی الواقع ہے بھی اس یقین اور وثوق تک عقل نہیں پہنچا سکتی۔ اس کا دروازہ وحی والہام ہی کھولتا ہے۔ جو ہر قسم کے شکوک وشبہات سے منزہ ہوتا۔ اور تاریکی کے پردوں کو پھاڑ کر یقین اور معرفت کا مقام عطا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کسی چیز کا خوف یا محبت بغیر اس کی رویت اور کامل معرفت کے ممکن ہی نہیں۔ اور صرف مصنوعات پر نظر ڈالنے سے کامل معرفت ہو نہیں سکتی۔ اسی وجہ سے محض عقل کے پیروؤں میں ہزاروں دہریہ اور ناستک مت والے بھی موجود ہیں۔ بلکہ جو لوگ فلسفہ کے پورے کمال تک پہنچتے ہیں۔ وہی ہیں۔ جنکو پورے دہریہ کہنا چاہیئے۔ اور ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ عقل سلیم زیادہ سے زیادہ صرف اس حد تک کام دے سکتی ہے۔ کہ مصنوعات پر نظر ڈالنے سے بشرطیکہ دہریہ پن کا رنگ اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ یہ تجویز کر سکتی ہے۔ کہ ان چیزوں کا کوئی خالق ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہ خالق فی الواقعہ موجود بھی ہے۔ اور پھر عقل ہی اس وہم میں گرفتار ہو سکتی ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ یہ سب کارخانہ خود بخود چلا آتا ہو۔ اور طبعی طور پر بعض چیزیں بعض کی خالق ہوں۔ پس عقل اس یقین کامل تک نہیں پہنچا سکتی جس کا نام معرفت تامہ ہے۔ جو قائم مقام دیدار الٰہی ہے۔ اور جس سے کامل طور پر خوف اور محبت پیدا ہوتے ہیں۔" (لیکچر لاہور ص۳۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا کے کلام میں یہ ضروری امر ہے۔ کہ وہ انسانی کلام سے صریح مابہ الامتیاز رکھتا ہو۔ کیونکہ جس حد تک عقل سلیم خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کی طرف رہبری کرتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا کلام بھی فقط اسی حد تک رہبری کرے۔ اور کوئی زیادہ مرتبہ یقین اور معرفت کا عطا نہ کر سکے۔ تو اس کو انسانی عقل پر ترجیح کیا ہوئی اور اس صورت میں وہ کیونکر خدا کا کلام سمجھا جائے۔ مثلاً عقل سلیم باری تعالیٰ کی ہستی پر صرف یہ دلائل پیش کرتی ہے۔ کہ اس عالم کی ترتیب محکم اور نظام ابلغ پر نظر ڈالکر ماننا پڑتا ہے۔ کہ ضرور اس عالم کا کوئی صانع ہوگا۔ مگر عقل یہ نہیں دکھلا سکتی۔ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔" (ضمیمہ چشمہ معرفت ص۲۹)

عقل اور الہام کا جوڑ

نیز فرمایا:۔

"خداوند کریم نے جیسا ہر ایک چیز کا باہم جوڑ باندھ دیا ہے۔ ایسا ہی الہام اور عقل کا باہم جوڑ مقرر کیا ہے اس حکیم مطلق کا عام طور پر یہی قانون قدرت پایا جاتا ہے۔ کہ جب تک ایک چیز اپنے جوڑ سے الگ ہے۔ تب تک اس کے جوہر چھپے رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات نفع کی جگہ مضر ہوتا ہے۔ ایسا ہی عقل کا حال ہے۔ کہ علم دین میں اسکے نیک آثار تب مترتب ہوتے ہیں جب جوڑ یعنی الہام کے ساتھ شامل ہو جاوے۔ ورنہ اپنے جوڑ کے بغیر تو اس جگہ جلتی ہے سارا گھر جلنے کو تیار ہو جاتی ہے سارا شہر سنسان ویران کرنا چاہتی ہے۔ پر جب جوڑ میسر آگیا۔ تب تو چشم بد دور۔ کیا ہی پاک صورت اور پاک سیرت ہے۔ جس گھر میں رہے مالا مال کر دے۔ جس کے پاس جائے اسکی ساری نحوستیں اتار دے۔ تم آپ ہی سوچو کہ جوڑ کے بغیر کوئی چیز اکیلی کس کام کی۔" (براہین احمدیہ جلد سوم حاشیہ ص۱۹۲)

حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا

پھر سکھ مذہب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عظیم الشان کارنامہ سر انجام دیا۔ کہ آپ نے حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا ثابت کر دیا۔ آپ نے گورو گرنتھ صاحب کے شلوکوں سے۔ باوا صاحب کے اس چولے سے جو ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے مسلمان صوفیاء کی طرز پر چلہ کشی اور اس کے نشانات سے علاقہ فیروزپور میں ایک مقام سے جسے سکھ لوگ باوا صاحب کی پوتھی سمجھ کر زیارت کے لئے جاتے ہیں ثابت کر دیا۔ کہ حضرت باوا صاحب مسلمان تھے۔ اور اس طرح مسلمانوں اور سکھوں میں اتحاد کا ایک عظیم الشان دروازہ کھول دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوا صاحب کے متعلق فرماتے ہیں۔ "اس نے ہندوؤں کے ویدوں میں بہت غور کی۔ مگر ان سے کچھ تسلی نہیں پائی۔ آخر ویدوں سے اس کا دل بیزار ہو گیا۔ اور اس وقت کے خدا رسیدہ مسلمانوں سے اس نے تعلق پیدا کیا۔ اور ایک زمانہ دراز تک ان کی صحبت میں رہا۔ آخر ان کے رنگ سے رنگین ہو گیا اب تک اسکی یادگاریں وہ چلہ کشی کے مقام پائے جاتے ہیں۔ جس جس جگہ اس نے اولیاء اللہ کے قرب وجوار میں خدا کی راہ میں مجاہدات کئے۔ چنانچہ اس نیت سے میں ایک مرتبہ ملتان پہنچکر ایک بزرگ کی خانقاہ پر گیا۔ تو ایک دیوار پر باوا نانک صاحب کے ہاتھ سے یا اللہ لکھا ہوا دیکھا اور مجاوروں نے مجھے چلہ کشی کا مقام دکھایا۔ اور وہ مسجد بھی دکھائی جس میں وہ نماز پڑھتے تھے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ زندہ خدا کا طالب تھا۔ اور زندہ مذہب کو ڈھونڈتا تھا۔ آخر خدا اس پر ظاہر ہوا۔ اور راہ راست اس کو دکھلا دیا۔ باوا صاحب کے تبرکات بھی جو انکی اولاد یا جانشینوں کے ہاتھ میں موجود ہیں۔ وہ تبرکات بھی بزبان حال بیان کر رہے ہیں۔ کہ باوا نانک صاحب اور جانشین ان کے درحقیقت مسلمان تھے۔ اور حکم

تمدن اسلام

اسلام کے تعلیم کردہ آداب مجلس

عام قوانین

دنیا میں انسان کو مختلف قسم کی مجالس سے واسطہ پڑتا ہے شادی وغمی کی مجالس۔ تفریحی مجالس۔ قومی وسیاسی مجالس۔ وعظ وارشاد کی مجالس وغیرہ وغیرہ اسلام نے ان سب کے لئے ایسی ہدایات تعلیم کی ہیں۔ جن کو مدنظر رکھنے سے کسی مجلس میں کسی قسم کی بدمزگی یا ناخوشگواری پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس وقت ہم ہر مجلس کے لئے جداگانہ ہدایات واحکام پیش کرنے کی بجائے وہ اصول بیان کرتے ہیں۔ جو ہر رنگ اور ہر نوع کی مجلس کے لئے ضروری ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان کو حکم ہے کہ انہیں پیش نظر رکھے۔

مجلس میں آنا اور بیٹھنا

سب سے پہلے کسی مجلس میں آنے کے متعلق ہدایت ہے کہ دوڑ کر نہ آنا چاہئیے۔ بلکہ نہایت وقار اور تمکنت کے ساتھ آؤ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں علیکم الوقار والسکینۃ مجلس میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے کا سوال ہے۔ اس کے متعلق ارشاد نبوی ہے کہ مجلس حیث ینتہی المجلس یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہئیے یہ نہیں کہ خود بخود ہی نمایاں جگہ کی طرف بڑھے اور لوگوں کو پھلانگ کر آگے جائے مجلس میں لوگوں کے اوپر سے گذر جانے کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت ممانعت فرمائی ہے حتی کہ فرمایا۔ جمعہ کی نماز میں جو شخص دوسروں کے اوپر سے پھلانگ کر جائے۔ اسے نماز جمعہ کا کوئی ثواب نہ ہوگا۔ کسی مجلس میں بیٹھ کر کانا پھوسی کرنا سخت معیوب ہے اس سے بھی اسلام نے روکا ہے۔ مجلس میں حرکات فی الانضباط کی بے حد تاکید ہے۔ یعنی اپنی حرکات پر قابو رکھنا۔ بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ یونہی بیٹھے بیٹھے کسی چیز کو ہلاتے رہتے ہیں یا اور کسی طریق سے شور وغیرہ کرتے ہیں۔ اسلام نے اس سے بھی منع کیا ہے اور حکم دیا ہے۔ کہ خاموشی اور وقار کے ساتھ بیٹھنا چاہئیے۔ اور اس کے متعلق اس قدر تاکید ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان قلت لصاحبك اسكت فقد لغوت گویا کسی بولنے والے کو خود بول کر چپ کرانا بھی بیہودگی سمجھی گئی ہے۔ حکم ہے کہ حاضرین میں سے اگر کسی کو چپ کرانا ہو۔ تو اشارہ کرنا چاہئیے۔ ہر شخص مجلس میں کامل سکون کے ساتھ بیٹھے۔ اور اپنی باری پر گفتگو کرے۔ اسی ضمن میں یہ بھی ہے کہ اباسی لینا۔ ڈکار لینا۔ انگڑائی لینا۔ انگلیاں چٹخانا۔ سب ممنوع اور ناپسندیدہ حرکات ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ مسجد میں بیٹھ کر کنکریوں سے مت کھیلو۔ یعنی لغو اور مہمل حرکات نہ کرو۔

مجلس میں طریق گفتگو

پوری طرح متوجہ ہوکر موضوع مقررہ پر جو گفتگو ہو رہی ہو۔ اسے سننا چاہئیے۔ اسے حدیث میں الاستماع کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ لیکچرار یا خطیب کی طرف منہ کرکے بیٹھنا چاہئیے۔ ادھر ادھر نہ دیکھنا چاہئیے۔ دوران کارروائی میں صاحب مجلس کی اجازت کے بغیر اٹھ کر جانا بھی منع ہے۔ اور اگر کوئی امر دریافت کرنا ہو۔ تو اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ہی نہیں پوچھنا چاہئیے۔ بلکہ طریق یہ ہے کہ چپ چاپ اٹھ کر کھڑے ہو جانا چاہئیے۔ حتی کہ صاحب مجلس خود متوجہ ہوکر اجازت دے۔ اور پھر جو بھی بات کرنی ہو۔ اس کے ساتھ کرنی چاہئیے۔ ایک دوسرے کے ساتھ براہ راست گفتگو کی اجازت نہیں قرآن کریم میں حکم ہے کہ اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا۔ یعنی مجلس میں سکڑ کر بیٹھنا چاہئیے۔ اور اسی طرح نو واردین کے لئے جگہ کی گنجائش کر دینا چاہیے۔ وعظ وارشاد کی مجالس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اکتبوھن ولو کان حدیثا یعنی اچھی باتیں عمل کرنے کے لئے نوٹ کرتے جانا چاہئیے۔

غیر موزون حرکت پر ہنسنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجلس میں اگر اضطراری حالت میں کسی سے کوئی غیر موزوں حرکت سرزد ہو جائے۔ مثلاً ہوا خارج ہو۔ یا اونگھ آجائے۔ یا جواب دیتے وقت کسی قسم کی بدحواسی ظاہر ہو۔ تو اس پر حاضرین کو ہنسنا ہرگز نہیں چاہئیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار خاص اس موضوع پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ جس میں فرمایا۔ کہ ہو سکتا ہے خود ہنسنے والے سے بھی کوئی ایسی ہی حرکت سرزد ہو جائے اور وہ خود دوسروں کی تضحیک کا نشانہ بن جائے۔ اس لئے یہی ہونا چاہئیے۔ کہ ایسی باتوں کو بالکل نظرانداز کر دیا جائے۔

دوسروں کی تکلیف کا احساس

اسلام نے ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا اس قدر خیال رکھا ہے کہ حکم دیا۔ مجلس میں کوئی شخص بدبودار یا بد ذائقہ چیز کھا کر نہ آئے۔ جس سے دیگر حاضرین کو تکلیف ہو۔ مثلاً پیاز۔ مولی وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح کسی مجلس میں شمولیت کے وقت لباس اور بدن کی صفائی کی بھی تاکید آئی ہے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کسی آلائش یا تعفن وغیرہ کے باعث دوسروں کو تکلیف ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے موقعہ کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ نہا دھو کر اور حسب استطاعت صاف کپڑے پہن کر اور خوشبو وغیرہ لگا کر جانا چاہئیے۔ اور اسی سلسلہ میں یہ مستحب ہے کہ مجالس میں خوشبودار اشیاء جلائی جائیں۔ مجلس میں تھوکنا یا اور اسی قسم کی کوئی غلیظ حرکت کرنا بھی ممنوع ہے۔ مجلس میں سے کسی شخص کو اپنی بڑائی کے خیال سے اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جانا منع ہے۔ یا اگر کوئی شخص کسی حاجت سے باہر جائے۔ تو اس کی جگہ پر بیٹھنا بھی منع ہے۔

استغفار پڑھنے کا حکم

اگرچہ علیحدہ رہنے والا انسان بھی خطاکاری میں مبتلا ہو سکتا ہے لیکن بعض نقائص ایسے ہیں۔ جن کا تعلق مجالس سے ہے۔ مثلاً علیحدہ بیٹھنے والے سے غیبت کا ارتکاب نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجالس میں اس کا امکان ہے۔ اسی طرح بعض دوسری لغزشیں ہیں۔ جو مجالس سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ کہ جب کسی مجلس سے اٹھو۔ تو خوب استغفار کرو۔ تا اگر کسی لغزش یا کسی دوسرے انسان کے برے خیالات کا تم پر کوئی اثر پڑا ہو۔ تو اس کے عواقب سے محفوظ رہو۔

یہ چند ایک ہدایات ہیں جو اسلام نے مجالس کے متعلق دی ہیں۔ اور جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام مذہبی و روحانی۔ تمدنی ومعاشرتی اور قومی وسیاسی غرضیکہ ہر لحاظ سے ایک مکمل اور جامع ضابطہ کا نام ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جس کے متعلق اس نے رہنمائی نہ کی ہو۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو اسے دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہے۔ انسانی تمدن ومعاشرت کے کسی پہلو کو لے لو۔ اس کے متعلق اسلام کی ہدایات پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کا منشاء اور انتہائے مقصود یہ ہے کہ دنیا کے اندر صحیح معنوں میں انسانیت قائم کرکے انسانی زندگی کو خوشگوار بنائے۔ اور ایسے طریق زندگی بسر کرنے کے بتائے۔ کہ ایک انسان اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام نعماء سے جائز طور پر متمتع ہونے کے باوجود روحانی ترقیات حاصل کرتا ہوا قرب الہی حاصل کرکے ابدی زندگی پا سکے۔ ظاہر ہے کہ جو مذہب اس قدر تفصیلی رہنمائی نہیں کرتا اس پر چل کر انسان کبھی حقیقی نجات نہیں پا سکتا۔ کیونکہ اس دار الابتلاء میں قدم قدم پر ایسی تحریکات اور ٹھوکریں موجود ہیں۔ کہ ہر دم غلط رستہ پر پڑ کر تباہی کا امکان ہے۔

نظارتوں کے اعلانات

حصہ آمد دینے والے موصیوں سے استصواب

سابقہ دستور العمل میں چندہ حصہ آمد کی ادائیگی اور اس کو مرکز میں پہنچانے کے متعلق یہ طریقہ ہے۔ کہ موصی اصحاب اپنی جماعت کے محصل یا سکرٹری مال کو اپنا چندہ بااخذ رسید ادا کر دیتے ہیں۔ اور سکرٹری صاحب دوسرے چندوں کے ساتھ ملا کر اس کو مرکز میں بھیج دیتے ہیں۔ جہاں سے ان کو کل روپیہ کی رسید یکجائی طور پر بھیج دی جاتی ہے۔ بعض دفعہ سکرٹری صاحب کی عدم توجہی کی وجہ سے مکمل تفصیل نہ دیئے جانے کے باعث یا وصیت کا نمبر نہ معلوم ہونے یا غلط نمبر درج ہو جانے کے باعث دفتر بہشتی مقبرہ کو صحیح اطلاع نہیں پہنچتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رقم موصی کے کھاتہ میں جمع نہیں ہو سکتی اور اس کے ذمہ بقایا رہتا ہے۔ تحقیقات پر اگر موصی کے پاس رسید محفوظ ہو۔ تو رقم کا پتہ چل جاتا ہے ورنہ باوجود اس کے کہ موصی کی طرف سے رقم ادا ہو چکی ہو۔ اس کے پاس اس کی ادائیگی کا ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے بدستور بقایا قائم رہتا ہے۔ اس تکلیف کا ازالہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ مزنگ لاہور نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہر ایسے موصی کے پاس جس کی حصہ آمد کی وصیت ہو۔ ایک پاس بک ہونی چاہیئے جس میں وہ اپنے محصل یا سکرٹری مال سے ادا کردہ رقم کا اندراج کرا کر دستخط لے لیا کرے۔ تاکہ تمام عمر کی ادائیگی کا ریکارڈ یکجائی طور پر محفوظ رہ سکے۔ اور بعد وفات پاس بک کی شہادت پر موصی کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جا سکے۔

صدر انجمن نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے پیشتر ایسے موصیوں سے جنہوں نے حصہ آمد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ استصواب کرنا ضروری سمجھا ہے۔ کہ اگر ان کے نزدیک ایسی پاس بک کا رکھنا مفید اور ضروری ہو تو واپسی ڈاک اپنی رائے سے مطلع فرما دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ پاس بک ان کو اپنی گرہ سے خرید کرنی ہوگی۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

موصیوں کے لئے ضروری ہدایات

(۱) آئندہ نئے وصیت کرنے والوں کو اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ بوقت وصیت اگر کوئی موصی مقروض ہو۔ تو اپنے قرضہ کا ذکر ضرور وصیت نامہ میں کرے۔ اور یہ بھی لکھے۔ کہ قرضہ کی مقدار کیا ہے۔

(۲) صاحب جائداد موصیوں کو چاہیئے۔ کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت وہ مقروض ہو جائیں۔ اور قرضہ اس قدر ہو جائے کہ ادائے وصیت کے لئے کوئی جائداد نہ رہے۔ تو اس امر کی اطلاع فوراً دفتر بہشتی مقبرہ میں دیدیں۔ لیکن اگر کسی موصی کی طرف سے ایسے حالات میں دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع نہ دی جائیگی اور بعد وفات یہ ثابت ہوگا۔ کہ قرضہ اس کی سب جائداد پر حاوی ہو گیا ہے۔ تو اس کی وصیت منسوخ قرار پائے گی۔

(۳) دفتری ریکارڈ کو مکمل رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر موصی کم از کم سال میں ایک بار اپنی جائداد اور آمد کی کمی بیشی کے متعلق اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ میں بھیجے۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مالی سال کا پہلا مہینہ یعنی مئی مقرر کیا جاتا ہے۔ موصیوں کو چاہیئے۔ کہ ہر سال ماہ مئی میں اپنی جائداد اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ میں بھیجدیں۔ تاکہ ریکارڈ مکمل رہے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

تبلیغی تنظیم تحصیل مردان

ضلع پشاور

مندرجہ ذیل تبلیغی انتظام منظور کیا جاتا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

نام حلقہ	نام انصار اللہ	مواضعات جن میں تبلیغ کی جائیگی
[illegible]	قاضی محمد عمر صاحب سکرٹری	ہوتی بازار - ہوتی اور دار محب بانڈہ (نوٹ) دیگر انصار اللہ کے کام کی نگرانی اور ان کی رپورٹ برائے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ و مہتمم تبلیغ سرحد
	خواجہ محمد شریف صاحب ڈاکٹر نواب علی صاحب	چھاؤنی مردان - بکٹ گنج (نوٹ) یہ دونوں سکرٹری تبلیغ کے کام میں بطور اسسٹنٹ امداد دیں گے۔
	مرزا غلام قادر صاحب	مردان - وڈگی - فاطمہ - دریا بانڈہ جات - وڈگی و فاطمہ۔
	خان ملک محمود خان صاحب	میرو سہ - باغ ارم - باڑی چم معیار - منی خیلہ - زور منڈی عمر کی رڈ دریا داخلی معیار
[illegible]	سید ابان شاہ صاحب	کوہرغ - ماہو ڈھیری - بکری بانڈہ چیپار - شیخ یوسف بمعہ بانڈہ جات شاہ بیگ بمعہ بانڈہ جات ساڑو شاہ بمعہ بانڈہ جات
	گل زمان صاحب بشمول ہاشم خان صاحب	گوجر گڑھی - بعد زدہ - خان گڑھی بمعہ بانڈہ جات (نوٹ) ہر دو صاحبان عیسائی مشن کے زہر آلود اثر کے زائل کرنے کی طرف حسب رائے امیر جماعت مردان و سکرٹری تبلیغ خاص توجہ کریں گے۔
[illegible]	مرزا صفدر خان صاحب	شاہباز گڑھ - بالا گڑھی۔ گھڑی دولت زائی - گھڑی اسمٰعیل زئی - کوٹ دولت زائی - کوٹ اسمٰعیل زئی - گدر - ہمزہ خان - پاہنی رسالو ڈھیر
	نور الحق صاحب	گجرات - بخشالی - قاضی آباد - جمال گڑھی۔
	بابو خواص خان صاحب	طورو - غلہ ڈھیر - کوتر پان - شاہمت پور - رودڑیا تابع ہوتی نمبر ۲ - قاسمی
[illegible]	خان صاحب گل محمد خان صاحب بی - اے - ایل ایل - بی - وکیل مردان	سہ سلئی - گلیاڑہ - بھائی خان چارگی - کوتر پان - کٹہ خٹ باری کاب - بلو ڈھیری - سالار ڈھیری ہمزہ کوٹ - چینہ - بادام - رستم بازار - سنی - بر گجن - شیر و بچ - سوخ ڈھیری - چارگل - خیر آباد
	سعد اللہ خان صاحب بی - اے - ایل - ایل بی وکیل مردان	چھ ڈھیری - لنڈی - جلیل - تاجہ اور یا - مچی - جلال اسمٰعیل زائی جلال دولت زائی - سرخابی
	مولوی معین الدین صاحب	تخت بھائی - پا کھئی - مکرد - کوٹ جبو نگرہ - گنجئی - داراحمد کورونہ - عبد المتین کورونہ ہشتنگر کورونہ - محمد دین کورونہ

ضروری اعلان

بابا محمد حسن صاحب واعظ والد مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرہ کو صیغہ تعلیم و تربیت کی طرف سے ضلع گورداسپور - جالندھر - ہوشیارپور کے دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ عید سے قبل ان کا دورہ ضلع گورداسپور میں ہوگا۔ اس کے بعد ہوشیارپور - اور جالندھر میں - اس دورے میں بابا صاحب کو نماز کا ترجمہ سکھلانے اور تنظیم کرنیکے لئے

کمیٹی تعمیر مکانات کے حصہ داران کیلئے اعلان

اپنے حصہ کی زمین میں اضافہ کرنے اور حصہ دار بننے کا موقعہ

جن احباب نے کمیٹی تعمیر مکانات میں حصہ لیا ہے۔ انکی فہرست معہ تعداد حصص و رقبہ زمین شایع کی جاتی ہے۔ تا اگر اسمیں کوئی غلطی ہو یا کسی کا نام رہ گیا ہو تو اسکی اصلاح ہو جائے۔ براہِ نوازش ہر حصہ دار اپنے متعلقہ اندراجات کو اچھی طرح دیکھ لے۔ اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس سے خاکسار کو اطلاع دے۔ جن دوستوں کی طرف سے مجھے کوئی ایسی اطلاع نہیں پہنچیگی۔ ان کے متعلق سمجھا جائیگا۔ کہ اندراجات صحیح ہیں فہرست حسب ذیل ہے :۔

نمبر شمار نام حصہ دار پتہ	تعداد حصص	رقبہ زمین
۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ	۶	X
۲۔ بابو محمد شفیع خانصاحب دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شیخو پورہ	۱	۴ کنال
۳۔ ڈاکٹر فیروز الدین صاحب انچارج ملٹری ہسپتال۔ رزمک۔ سرحد	۱	۴ ،،
۴۔ چودہری اعظم علی خان صاحب سب جج راولپنڈی	۱	۲ ،،
۵۔ میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے سی۔ انبالہ	۱	۲ ،،
۶۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن	۲	X
۷۔ قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور	۱	۲ ،،
۸۔ چودہری فقیر محمد صاحب کورٹ انسپکٹر رہتک	۲	۸ ،،
۹۔ سید صادق علی صاحب فارسٹ رینجر سار دا رینج بالو والی صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ	۱	۲ ،،
۱۰۔ ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر۔ نور محل۔ جالندھر	۱	۴ ،،
۱۱۔ محمد یوسف صاحب کیسٹ پورٹ آفس کیمور سی۔ پی	۱	۲ ،،
۱۲۔ بابو محمد شفیع صاحب انچارج ٹنڈ کلرک ریلوے سٹیشن کیمبل پور	۱	۴ ،،
۱۳۔ میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ۔ ہدایت سنٹرل سعدی پارک مزنگ لاہور	۱	۸ ،،
۱۴۔ عائشہ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ خانصاحب محمد عبداللہ صاحب سول ہسپتال کوئٹہ	۱	۲ ،،
۱۵۔ چودہری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لار۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور	۱۰	X
۱۶۔ بابو نواب الدین صاحب کلرک آرسنل فیروز پور	۱	۴ ،،
۱۷۔ اہلیہ صاحبہ بابو عبدالقدوس صاحب اوورسیر۔ ہانسی ضلع حصار	۱	۲ ،،
۱۸۔ ماسٹری عبدالحمید صاحب کھوکھے کے ستریان ضلع گورداسپور	۱	۲ ،،
۱۹۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب انڈین ملٹری ہسپتال کیمبل پور	۱	۲ ،،
۲۰۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب سخی سرور۔ ضلع ڈیرہ غازیخان	۱	۴ ،،
۲۱۔ ڈاکٹر سراج الدین صاحب مشن ہسپتال۔ لاہور	۱	۲ ،،
۲۲۔ شیخ محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر پولیس ڈوکانہ سندھ	۱	۲ ،،
۲۳۔ اہلیہ ،، ،، ،،	۱	۲ ،،
۲۴۔ بابو شمس الدین صاحب کلرک ٹرانسپورٹ ہیڈ کوارٹر ملاکنڈ ایجنسی ضلع پشاور	۱	۴ ،،
۲۵۔ چودہری ابوالہاشم خان صاحب۔ 79/1 A Lower Circular Road Calcutta	۱	۴ ،،
۲۶۔ قاضی خلیل الرحمن صاحب سب ڈپٹی کلکٹر۔ رنگپور بنگال	۱	۶ ،،
۲۷۔ چودہری فتح خانصاحب نمبردار چک ۹۸ جنوبی۔ سرگودہا	۱	۲ ،،
۲۸۔ حافظ عبدالسلام صاحب دفتر ملٹری فنانس۔ نئی دہلی	۱	۲ ،،
۲۹۔ شیخ اللہ جوایا صاحب۔ لیدر اینڈ شوز مرچنٹس آگرہ۔ یو۔ پی	۲	X
۳۰۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملٹری ہسپتال متھرا۔ یو۔ پی	۱	۴ ،،
۳۱۔ بابو غلام رسول صاحب گڈز کلرک ریلوے سٹیشن قلعہ شیخو پورہ	۱	۲ ،،
۳۲۔ بابو محمد اعظم صاحب کلرک محکمہ زراعت ترناب فارم ڈاکخانہ تاروجبہ ضلع پشاور	۱	۲ ،،
۳۳۔ سید تاج حسین صاحب۔ سالاروالا ڈاکخانہ ۱۲۶ گ ب	۱	۲ ،،
۳۴۔ سید طفیل محمد شاہ صاحب بک برانچ ضلع لائلپور	۱	۲ ،،
۳۵۔ شیخ نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ دادو۔ سندھ	۱	۲ ،،
۳۶۔ مرزا احمد بیگ صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس۔ سیالکوٹ	۱	۲ ،،
۳۷۔ قاضی عبدالحمید صاحب انسپکٹر نہر۔ ڈاکخانہ ماڑی ضلع میانوالی	۱	۲ ،،
۳۸۔ پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے دارالسلام محلہ سرائے جہانگیر شاہدرہ	۱	X
۳۹۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹ اود ضلع مظفر گڑھ	۱	X
۴۰۔ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب دہلی	۱	۴ ،،
۴۱۔ ڈاکٹر بدرالدین صاحب۔ افریقہ	۱	۴ ،،
۴۲۔ مولوی مطیع الرحمن صاحب بنگالی۔ ایم۔ اے مبلغ امریکہ	۱	۲ ،،
۴۳۔ ڈاکٹر حاجی خانصاحب یوسف زئی متصل مسجد سولجر بازار کراچی	۲	X
۴۴۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھجر ضلع رہتک	۴	۸ ،،
۴۵۔ بابو احمد جان صاحب Office D.A.D.O.S Head quarter Lucknow Distt Lucknow	۱	۴ ،،
۴۶۔ ڈاکٹر فتح دین صاحب۔ سرائے نورنگ۔ بنوں	۱	۴ ،،
۴۷۔ ڈاکٹر غلام علی صاحب احمدی سیستان سلک فارس	۱	۴ ،،
۴۸۔ بابو عبدالرحمن صاحب دی سنٹرل انڈیا ہارس۔ دہلی چھاؤنی	۱	۴ ،،
۴۹۔ مولوی عبدالمغنی خانصاحب۔ قادیان	۱	۸ ،،
۵۰۔ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب۔ ٹورو یوگنڈا افریقہ	۵	۱۰
۵۱۔ چودہری مبارک احمد صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی کوئٹہ	۱	۲ ،،
۵۲۔ محمد یٰسین خانصاحب کنٹریکٹر سیکنڈ گورکھا انفینٹری ڈیرہ دون	۱	۲ ،،
۵۳۔ ڈاکٹر لال الدین احمد صاحب P. O. Box No 294 Kampala (Uganda)	۲	۴ ،،
۵۴۔ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ معلمہ احمدیہ گرلز سکول قادیان	۱	۲ ،،
۵۵۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی۔ کوہ مری	۱	۲ ،،
۵۶۔ شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے۔ پرائیویٹ سیکرٹری قادیان	۱	۴ ،،
۵۷۔ میاں غلام محمد صاحب اختر شاف وارڈن ریکیو۔ راولپنڈی	۱	۶ ،،
۵۸۔ ڈاکٹر فضل دین صاحب۔ کمپالہ۔ افریقہ	۲	۴ ،،
۵۹۔ مسٹر عبدالحی صاحب احمدی P. O. Box No 39 Jinja Uganda	۱	۲ ،،
۶۰۔ ڈاکٹر چودہری شاہنواز صاحب۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس P. O. Box No 188 Zanzibar (B. E. Africa.)	۱	۴ ،،
۶۱۔ چودہری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری	۴	۸ ،،
۶۲۔ چودہری محمد شفیع صاحب اوورسیر قادیان	۱	۴ ،،
۶۳۔ بابو عبدالغفور صاحب پوسٹ ماسٹر کالول۔ ضلع ہزارہ	۱	۲ ،،
۶۴۔ بابو عبدالرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین۔ لاہور	۱	۲ ،،
۶۵۔ میاں دوست محمد صاحب 2 گبسن لین۔ کلکتہ	۱	۲ ،،
۶۶۔ بابو مختار احمد صاحب مکان ۸۶ کوچہ تاراچند۔ دہلی	۱	۴ ،،
۶۷۔ ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان	۱	[illegible]
۶۸۔ چودہری غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ڈیرہ غازیخان	۱	[illegible]
۶۹۔ سید عزیز اللہ شاہ صاحب۔ قادیان	۱	۱۲ ،،
۷۰۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان	۲۲	X
	۱۲۴	۲۲۰

نوٹ ۱؎ بعض احباب نے صرف حصص کے متعلق اطلاع دی ہے۔ زمین کے متعلق کچھ تحریر نہیں کیا۔ ان کے نام کے آگے فہرست بالا میں حسب قواعد کمیٹی تعمیر مکانات کم از کم دو کنال فی حصہ زمین نوٹ کر دی گئی ہے۔

نوٹ ۲؎ جن ناموں کے آگے X یہ علامت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کے پاس زمین موجود ہے۔

احباب جماعت فہرست بالا ملاحظہ فرما کر اس خیال سے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حسب مطلوبہ تعداد یعنی ۱۲۰ حصص پوری ہو چکی ہے۔ حصہ خریدنے سے رک نہ جائیں۔ باوجود تعداد پوری ہونے کے حضورؑ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بلکہ تحریک فرمائی ہے کہ احباب کرام اس کمیٹی میں شامل ہوں۔ اور اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کشف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کے مشرق میں آبادی کی ترقی ملاحظہ فرمائی ہے کے پورا کرنے کا مصداق بنیں۔ جو احباب حصص خرید چکے ہیں۔ وہ اعلان مندرجہ میں اپنی زمین ملاحظہ فرما کر اگر زیادہ زمین کے خواہشمند ہوں۔ تو ابھی موقعہ ہے۔ کہ وہ اطلاع دیں۔ کہ کس قدر زیادہ زمین کی انہیں ضرورت ہے۔ اور جو شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے حصص اور زمین کے متعلق جلد سے جلد اطلاع دیں۔ تا کہ انتظام میں آسانی رہے۔ نیز اطلاعاً گزارش ہے۔ کہ عنقریب تمام حصہ داروں کی خدمت میں نقشہ بلاک ہائے زمین بدیں غرض بھجوایا جائیگا۔ تا کہ حصہ داران اپنی حسب پسند بلاک تجویز کر کے اطلاع دیں۔ رشتہ دار اور دوست نقشہ دیکھ کر

ریاست جموں و کشمیر کے حالات

ریاست کشمیر کے رسالہ میں مسلمانوں کا حشر

جموں - ۲ اپریل - ریاست کشمیر کے رسالہ میں آج سے ۱۵ سال قبل اسّی فیصدی مسلمان ملازم تھے - آج یہ حالت ہے کہ تمام رسالہ میں صرف پندرہ سپاہی ہیں - چوہدری فتح حسین پندرہ سال سے رسالہ میں ہیڈ کلرک کی اسامی پر کام کر رہا تھا - جس کے پاس سن کارکردگی کے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں - لیکن رسالہ کی نظروں میں ہیڈ کلرک کا مسلمان ہونا کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا - چنانچہ معلوم ہوا ہے - کہ صرف اس جرم کی بناء پر کہ وہ مسلمان ہو کر ایک ذمہ دار اسامی پر کام کر رہا ہے اسے سو روپیہ اسامی (ہیڈ کلرک) سے بجائے ترقی دینے کے پچیس روپیہ کا دفعدار بنا دیا گیا ہے - اور اس کی جگہ کمان افسر ٹھاکر سورن سنگھ نے اپنا ایک عزیز مقرر کر دیا ہے - جو کام سے بالکل ناواقف ہے - چوہدری فتح حسین کے دوران ملازمت میں بیسیوں ٹھاکر اور ہندو سوار کلرک کی اسامی سے لفٹیننٹی کے عہدہ پر پہنچ گئے مگر مسلمانوں کے نصیب میں ترقی معکوس لکھی ہے -

مظلومین میرپور جموں میں

۳ اپریل: گزشتہ کئی روز سے ضلع میرپور کے دور دراز علاقوں سے مظلوم مسلمان دفتر ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں میں روزانہ دو دو چار چار کی تعداد میں آتے ہیں - جن کے پاس نان شبینہ تک کے لئے بھی پیسے نہیں ہوتے - یہ غریب مسلمان اعلیٰ الحکام تک اپنی مظلومی اور بیکسی کی دردناک داستانیں پیش کرنے کے لئے آ رہے ہیں - ان کے حالات اس قدر درد انگیز اور روح فرسا ہوتے ہیں - کہ سنگدل سے سنگدل انسان بھی انہیں سن کر اشکبار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا - مسلمانان جموں اپنے ان بھائیوں کی انتہائی مظلومیت پر بے حد مضطرب ہیں اور خدا سے دست بدعا ہیں - کہ اس بے بسی کی حالت میں تو ہی غریب مسلمانان کشمیر کی حالت پر رحم فرما - اور اب تو ہم غریبوں کو ڈوگرہ وحشیوں کے پنجۂ ظلم سے نجات دے - جن کے آگے ہماری کوئی چیز محفوظ نہیں - (نامہ نگار)

سرکاری سکول جموں میں اشتعال انگیز نعرے

۵ اپریل - گندم منڈی پرائمری سکول جموں کے سالانہ

امتحان کا نتیجہ جب طلباء کو سنایا جا چکا - تو کمی رام رتن عالم شاستری ایف اے کلاس جموں کالج کے ایماء پر دیگر ہندو اساتذہ کی موجودگی میں جن کے نام - بشمبر ناتھ ہیڈ ماسٹر نہال چند - دیوی چند - امر ناتھ - پنا لال - بودھ راج ہیں - اسلام مردہ باد وغیرہ کے نعرے بلند کئے گئے - اور اسلام کے معزز رہنماؤں کے نام لے کر مغلظات بکی گئیں - ایک میز پر ایک طالب علم سائیں نامی کھڑا کیا گیا - وہ رام رتن مذکور کے کہنے پر کہتا جاتا - اور باقی ماندہ طلبہ اور اساتذہ مردہ باد وغیرہ کہتے - ان اساتذہ نے اس دلآزاری میں کمال دلچسپی لی - بیچارے معصوم مسلمان بچے اپنی بے بسی کا اظہار آنسوؤں سے کر رہے تھے - محمد عبد اللہ صاحب ٹیچر بھی حاضر تھے - لیکن کسی مصلحت کی بناء پر قبل از اختتام جلسہ چلے گئے تھے - (نامہ نگار)

جموں کے ہندوؤں کی چالیں

۲ نومبر اور اس کے بعد ہنود جموں نے ڈوگرہ فوج کی معیت میں مسلمانان جموں پر کیا کچھ ستم نہیں توڑے - جس کی تصدیق مڈلٹن رپورٹ کی اشاعت سے بھی ہو چکی ہے - اور کس طرح حکام نے جن میں سے اکثر نے مذکورہ حادثات پر اپنی مسلم کش پالیسی سے پورا پورا کام کیا - واقعات پر پردہ ڈال کر دنیا کی آنکھ میں خاک جھونکنے کی کوشش کی - مسلمانوں کو باوجود مظلوم ہونے کے گرفتار کر لیا گیا - ان کی تباہی اور بربادی کی طرف کوئی توجہ نہ کی گئی - اور اسی طرح ہندوؤں کی چیرہ دستیوں کو درخور اعتناء نہ سمجھا گیا - جب کافی عرصہ گزر جانے پر بھی مسلمان خاموش نہ ہوئے - تو بیسیوں ایسے ہندوؤں میں سے جن کے خلاف مسلم پولیس افسروں نے تحقیقات مکمل کر لی - صرف دس بارہ ہندوؤں کو گرفتار کیا گیا - باقیوں کی نسبت راجا ہری کشن کول کا خاص حکم تھا - کہ گرفتار نہ کئے جائیں - مسلم ماخوذین کے خلاف کافی مواد نہ ہونے کے باوصف آج تک مقدمات چلائے جا رہے ہیں - اس کے برعکس ہندوؤں کو جن کے خلاف ڈاکہ زنی کے علاوہ قتل کے الزام بھی ہیں چھڑانے کی ایک نئی چال چلی جا رہی ہے - یعنی مسلم ماخوذین سے کہا جا رہا ہے - کہ جموں کے دونو قوموں کے معززین ایک محضر نامہ صلح لکھ کر گورنر جموں کے پیش کریں - تو حکومت مقدمات واپس لے لیگی - چنانچہ چند دنوں سے مسلم ماخوذین جن کے ساتھ چند ایک خود غرض لوگ بھی شریک ہیں - اس مضمون کے ایک محضر نامہ پر دستخط کر رہے ہیں - کہ ہماری ہندوؤں کے ساتھ صلح ہو جانی چاہئیے - اور ہم اپنے مقدمات واپس لینے کے لئے حکومت سے التجا کرتے ہیں - اکثر مسلمان اس طریق کار سے بالکل الگ ہیں -

جدید ہوم منسٹر کشمیر اور مسلمانانِ ریاست

جموں - ۵ اپریل - چند یوم سے ماسٹر عبد الحکیم جو سر مرزا ظفر علی کے عارضی طور پر جانشین مقرر ہوئے ہیں - کمال بیتابی کے ساتھ اس کوشش میں منہمک ہیں کہ کسی طرح ان مسلمانوں کا اعتماد حاصل کیا جائے - جو ان کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں - سوائے چند کاسہ لیسوں کے کشمیر کا کوئی مسلمان آپ سے خوش نہیں - ینگ مسلم ایسوسی ایشن جموں آپ کے خلاف کھلے طور پر عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کر چکی ہے - ان حالات کی موجودگی میں نہ معلوم کس نے آپ کو مشورہ دیا ہے - کہ کسی مصلحت کی بناء پر انجمن اسلامیہ جموں یا معزز مسلمانانِ جموں آپ کی تقرری پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرنے کے لئے تیار کئے جا سکتے ہیں - (نامہ نگار)

مسلمانانِ ریاست کے متعلق وائسرائے کو تار

ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے حسب ذیل تار وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے -

مصدقہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جنبہ دار اور فساد پیدا کرنے والے حکام میرپور اور تھکیالہ پڑاوہ کے علاقوں میں تعینات کئے گئے ہیں - ناکردہ گناہ مسلمانوں کو جھوٹے سنگین مقدمات میں پھنسایا جا رہا ہے - اسلام کے خلاف متعدد ناقابل برداشت لیکچر دئے گئے ہیں - سخت مصیبت کی وجہ سے دیہاتی لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں - بے گناہ مسلمانوں پر بڑے بڑے جرمانے کئے گئے ہیں - مجرم اس لئے آزاد کر دئے گئے ہیں - کہ وہ بے قصور نمبرداروں کی گرفتاری میں امداد دیں - ذاتی اور مذہبی انتقام لئے جا رہے ہیں - اور ان سب باتوں سے ثابت ہے - کہ تشدد دیوارے زور دں پر ہے - مسلمان ہز ایکسی لینسی کی ذاتی نظر عنایت کے امیدوار ہیں -

ایک مسلم استانی کو شدھ کرنے کی کوشش

سانبہ - ۶ اپریل - سانبہ میں ایک مردانہ ہائی سکول کے ساتھ ایک زنانہ سکول بھی ہے - جہاں شامت اعمال سے ایک مسلم استانی نواب بیگم صاحبہ کام کرتی ہیں - تحریک کشمیر سے متاثر ہو کر باقی استانیاں جو سب ہندو ہیں - پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں - معلوم ہوا ہے ہائی سکول سانبہ کا ہیڈ ماسٹر اس بیچاری کو ڈرا دھمکا کر شدھ ہو جانے پر مجبور کر رہا ہے - استانی بیچاری الگ تکلیف میں ہے - اور مسلمانان سانبہ الگ مشتعل ہو رہے ہیں - اگر حکومت نے کوئی فوری کارروائی نہ کی - تو سخت بدامنی کا اندیشہ ہے - (نامہ نگار)

انیسِ عالم

علاج ہومیو پیتھک ایک نہایت لطیف علاج ہے اس بے بہا سائنس میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ زہر کو تریاق اس ہی سائنس نے ثابت کیا قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ ردیوں کا کام بیسوں ؍ اور سالوں کا دنوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر۔ بے ضرر بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانیوالی دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں آپ بھی استعمال کرائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔

قیمت خوراک ایک ماہ:۔ بواسیر ؏ ۔ دمہ ؏ ۔ تپ ؏ ذیابطیس ؏ ۔ دق ؏ ۔ سفید داغ ؏ ۔ مرض گنٹھیا ؏ جریان ؏ ۔ گندہ امراض فی ہفتہ ایک روپیہ۔ مقویات اور ٹانک فی شیشی ؏ ۔ پورا حال لکھیے۔ غریبوں کے لئے خاص رعایت:

ڈاکٹر محمد حسن احمدی M. D. H. S.
بیری اکبر پور کانپور

عمدہ جنیر اور نادر موقعہ

ہماری ست سلاجیت ہندوستان میں کافی شہرت پاچکی ہے جس کی عمدگی پر علاوہ کئی اطباء کرام حکیم اجمل خان اور حکیم عبد الواحد زبدۃ الحکماء سرحدی سرٹیفکیٹ دے چکے ہیں اس سے حسب رائے طبیب ۸۰ فیصدی امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ۵؍ کے ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت قیمت ایک سیر کے لئے پانچ روپیہ۔ پتہ

جمیل احمد منیجر کارخانہ جڑی بوٹی بالاکوٹ
ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی

اعلان قابل توجہ

"اعلان ضروری" اور "پتے درکار ہیں" کے عنوان کے ماتحت میری طرف سے اخبار میں کئی دفعہ اعلان شائع ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ بہت کم اصحاب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ میں اب آخری دفعہ یہ اعلان کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ جن احباب نے قادیان کی نئی آبادی یعنی محلہ جات دار الرحمت دار العلوم و دار الفضل و دار البرکات و منڈی وغیرہ میں زمین خریدی ہوئی ہے وہ مہربانی فرما کر اپنی ولدیت اور قومیت اور سکونت معہ ضلع جلد تر مطلع فرمائیں۔ بعض اصحاب اپنے کسی فرضی خیال کی بناء پر اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھ لیا کرتے ہیں مثلاً یہ خیال کر کے خاموش رہتے ہیں۔ کہ ہمیں تو سب جانتے ہیں۔ یا یہ کہ ہمارا اندراج تو پہلے سے موجود ہے اپسے احباب مطلع رہیں۔ کہ اس اعلان سے کوئی صاحب مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اب بھی خاموش رہنے والے احباب اپنی خاموشی کے نتائج کے خود ذمہ وار ہونگے۔ خاکسار: میرزا بشیر احمد قادیان ۳۱-۳-۲۸

نئی ایجاد

ایک نہایت عجیب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی تنگ اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں قیمت محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ ولینڈ بر سلانوالی ضلع سرگودھا

ایک نہایت موقعہ کی زمین

ریلوے سٹیشن سے قریب محلہ دار البرکات میں بہترین قطعہ زمین از غلام محی الدین خانصاحب کے مکان کے متصل۔ ۱؍ کنال زمین ایک صاحب ضرورت سے فروخت کرنا چاہتے ہیں قیمت نقد بجائے دو سو روپیہ کے ۱۸۵ لی جائیگی۔ پہلی درخواست کو ترجیح ہوگی۔

ع۔ معرفت قاضی اکمل قادیان

حب اٹھرا

رجسٹرڈ رجسٹرڈ

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نور الدین صاحب طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گودھیری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے تنگ کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گودھیری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولہ ؏ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر ۲ تولہ اور نصف منگوانے پر ۱ تولہ مفت۔ محصول معاف

المشتہر: نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

چارہ کترنے کی مشین (ٹوکہ)

زراعتی آلات و دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست

مفت طلب فرمائیے

جس کا ہر پرزہ جاٹ کٹر ایکسپرٹ (ماہر فن) کی زیر نگرانی تیار ہوتا ہے ہندوستانی صنعت کا قابل دید نمونہ بہترین میٹریل صاف و پاکیزہ ڈھلائی چلنے میں بیحد ہلکی انتہائی مضبوط و خوبصورت قیمت حیرت انگیز ارزاں

درجہ	قطر ویل	تخمینہ وزن قیمت
اول	۲۲ انچہ	۱½ من ۲۵
دوم	۲۶	۲ من ۱۸

اصلی و اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اگرچہ حکومت نے کانگرس کا اجلاس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی اجلاس منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

دہلی سے ۷ اپریل کا اعلان مظہر ہے کہ ملک معظم نے نواب صاحب چھتاری صوبجات متحدہ ایگزیکٹو کونسل کے رکن کے عہدہ کی میعاد میں یکم جنوری ۱۹۳۳ء تک توسیع کر دی ہے۔

۶ اپریل کو برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ نے اعلان کیا۔ کہ شنگھائی میں چین و جاپان کی گفتگوئے مصالحت میں کچھ بہتر صورت پیدا ہو رہی ہے لیکن ابھی بعض مسائل پر سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

۶ اپریل کو دارالعوام میں ہندوستان کی عام صورت حالات کے متعلق بیان دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ گذشتہ دو ہفتہ سے صورت حالات ترقی پذیر ہے۔

نیوفاؤنڈلینڈ میں وزیراعظم کے خلاف لوگوں کو بعض شکایات تھیں۔ اور انہوں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے لیکن حکومت نے اسے منظور نہ کیا اس پر ۶ اپریل کو دس ہزار افراد نے ایوان اسمبلی پر حملہ کر دیا۔ شیشے کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ سامان تباہ کر دیا۔ وزیر اعظم اپنی جان بچا کر بھاگ گیا۔ اور گھر جا کر استعفیٰ بھیج دیا۔

پراونشل فرنچائز کمیٹی صوبہ سرحد نے مرکزی کمیٹی کو جو یادداشت پیش کی ہے اس میں حق رائے دہندگی کے معیار کو کم کرنے کا مشورہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ جب تک پردے کا معقول انتظام نہ ہو۔ عورتوں کو حق رائے دہی نہ دیا جائے۔

لنڈن کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ لارڈ پیل سابق وزیر ہند ہندوستان آ رہے ہیں۔ تا یہاں کے حالات کا بچشم خود معائنہ کر سکیں۔

مسز لاڈو رانی زتشی جسے مولوی ابوالکلام آزاد صدر کانگرس کمیٹی نے اپنی گرفتاری کے موقعہ پر ڈکٹیٹر نامزد کیا تھا۔ چونکہ گرفتار ہو گئی ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے مسز نائیڈو کو یہ منصب تفویض کیا گیا ہے۔

مسز نائیڈو نے ۸ اپریل کو بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ افواہ پھیل رہی ہے کہ میں گورنمنٹ اور کانگرس میں صلح کرا رہی ہوں لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے جب تک تمام لیڈر رہا نہیں کئے جاتے۔ صلح نہیں ہو سکتی۔

لنڈن سے ۶ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ کابینہ برطانیہ نے فوراً ایک غیر معمولی اجلاس طلب کیا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ چونکہ حکومت بین الاقوامی پروگرام کی تکمیل میں مصروف ہے۔ اس لئے اس کا جواب جلد نہیں دیا جا سکتا۔ ایک ذمہ دار برطانوی ماہر سیاست کا بیان ہے کہ اس جواب سے برطانیہ اور آئرلینڈ کے تعلقات نہایت ہی نازک ہو گئے ہیں۔

شامی گورنمنٹ ملک کی پیداوار کو ترقی دینے کے لئے ان دنوں سلسلہ انہار بڑے وسیع پیمانہ پر جاری کر رہی ہے۔ بڑی نہروں سے چھوٹی نہریں نکالنے کے لئے ۱۲ کروڑ فرینک کی منظوری دی گئی ہے۔

حکومت ہند کے شعبہ تعلیم و حفظان صحت میں انڈر سکرٹری کا عہدہ بسلسلہ تخفیف اڑا دیا گیا ہے۔

پشاور سے ۷ اپریل کی خبر ہے کہ سرحدی کونسل کے انتخابات کے سلسلہ میں پولنگ شروع ہو گیا ہے۔ جو ۱۲ اپریل کو ختم ہو جائیگا۔ ووٹروں میں کافی دلچسپی پائی جاتی ہے۔

امرتسر کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ چند روز ہوئے آٹھ احراری ماتمی جلوس نکالنے کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے۔ جب ان کا چالان کیا گیا۔ تو انہوں نے گڑگڑا کر معافی مانگی۔ لیکن عدالت نے معافی ناموں کو مسترد کر کے چھ چھ ماہ قید اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا۔

لکھنؤ سے ۷ اپریل کی اطلاع ہے کہ ایک سرکاری نل پر ایک اچھوت پانی بھر رہا تھا کہ ایک چھینٹ ایک ہندو کے گھڑے پر پڑ گئی۔ اور چونکہ یہ گستاخی ناقابل برداشت تھی۔ اس لئے ہندو صاحب آمادۂ فساد ہو گئے۔ مگر لوگوں نے بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا۔ کیا اخوت ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے اس شک کی بناء پر کہ ایک مکان میں کانگرس کے خفیہ جلسے ہوتے ہیں۔ ایک ہندو کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اپنے مکان کو ایک ماہ کے لئے بند کر دے اور اس میں کسی کو آنے جانے نہ دے۔

سٹیٹسمین کا نامہ نگار راوی ہے کہ سر عبدالقادر کو حکومت ہند نے افریقہ کے گورنر جنرل کے ایجنٹ کا عہدہ پیش کیا تھا لیکن بعض خانگی وجوہ سے انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

یونیورسٹی کالج آف سائنس کلکتہ کے ایک پروفیسر صاحب یونیورسٹی کے سولہ ہزار طلباء پر تجربہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ انسان داہنے کان کے مقابلہ میں بائیں سے زیادہ سنتا ہے۔

لنڈن سے ۶ اپریل کی خبر ہے کہ انگلستان کی تجارت میں از سر نو ترقی ہو رہی ہے۔ چنانچہ مارچ کے آخیر تک اکیس لاکھ بیکاروں کو کام مل چکا ہے۔

ہندوستان میں بیکاری کی وجہ سے پریشانی روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ لاہور میں ایک ہندو نوجوان نے بیکاری سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ کلکتہ کی ایک عورت نے اپنی دو لڑکیوں کو اسی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ سیالکوٹ کی ایک خبر ہے کہ کسی دفتر میں آٹھ اسامیاں خالی ہوئیں۔ جن کے لئے دو تین سال کی امیدواری کے بعد ۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر تھی۔ اس کے لئے پانصد درخواستیں وصول ہوئیں۔ جن میں کئی بی۔ اے۔ ایم۔ اے ایل ایل بی تھے۔ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

کلکتہ سے ۸ اپریل کی خبر ہے کہ وہاں ایک کارخانہ میں موٹر کاریں بن رہی ہے۔ یہ سب سے پہلی موٹر ہے۔ جو ہندوستان میں تیار کی گئی۔ اس کی قیمت تین ہزار روپیہ ہو گی۔ اور کلکتہ کارپوریشن کے آرڈر پر تیار کی گئی ہے۔

ٹریبیون کے نامہ نگار نے ۸ اپریل کو نئی دہلی سے لکھا ہے۔ کہ مقامی حکام نے طے کر لیا ہے کہ دہلی میں کانگرس کا اجلاس نہ ہونے دیا جائے۔ اور ان لوگوں کے خلاف کارروائی کے لئے تجاویز مرتب ہو گئی ہیں۔ جن کا اجلاس منعقد کرانے میں حصہ ہے یا جو اس کے عہدیدار ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ وسط مارچ سے بورسٹل جیل لاہور میں ایک وبا پھوٹ پڑی ہے۔ اور اس وقت تک ۱۳ آدمیوں پر اس کا حملہ ہو چکا ہے۔ جن میں سے سات مر چکے ہیں۔ اس کی روک تھام کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔

دہلی سے ۸ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ مولوی حسین احمد صاحب مدنی دیوبند سے دہلی آ رہے تھے۔ جہاں پہنچتے ہی ایمرجنسی آرڈیننس کے ماتحت انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

۸ اپریل کو کانگرسیوں نے الہ آباد میں ایک جلوس نکالا۔ جسے پولیس نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت روک لیا۔ لوگ سڑک پر بیٹھ گئے۔ اور آخرکار پولیس پر سنگ باری شروع کر دی۔ حالات ایسے نازک ہو گئے۔ کہ گولی چلانے کی اجازت مانگی گئی جو مجسٹریٹ نے نہ دی۔ آخر لاٹھی چارج کیا گیا۔ جس سے بعض لوگوں کو زخم آئے۔ جن میں مسز موتی لال نہرو بھی ہیں شہر میں ایک سپاہی پر بم پھینکا گیا۔ جس سے اس کا بازو اڑ گیا۔

شملہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ کے دوسرے صاحبزادہ مہاراج کمار جیت سنگھ صاحب جو صوبجات متحدہ میں وزیر بھی رہ چکے تھے۔ طویل علالت کے بعد ۹ اپریل کو انتقال کر گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا